Chapter 55

سورۃ الرّحمٰن

One who gradually bestows excellence to those who strive for excellence (Allah)

آیات 78

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنور نے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ﴿۱﴾

1- (اللہ وہ ہے جو رحمٰن ہے یعنی) جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار مدد و رہنمائی سے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (یہ اس کا ارشاد ہے کہ)!

عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ﴿۲﴾

2-اس نے ہی (نوعِ انساں کو) اس قرآن کی تعلیم و آگاہی بخشی ہے۔

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ﴿۳﴾

3-(کیونکہ) اس نے ہی انسان کو تخلیق کیا ہے (اس لئے وہی جانتا ہے کہ انسان کو کونسی تعلیم اور آگاہی کی ضرورت ہے)۔

عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ ﴿۴﴾

4-اور اس نے ہی انسان کو قوتِ بیان دے کر اظہار کرنا سکھایا ہے۔

اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۪﴿۵﴾

5-(لہٰذا، اس قرآن میں انسانوں کے لئے ایسے ہی اٹل احکام و قوانین ہیں، جیسے کہ) سورج اور چاند ایک مقررہ حساب کے مطابق (سرگرمِ عمل ہیں)۔

وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾

6-اور ستارے اور درخت سب اس کے قوانین کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔

وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙ﴿۷﴾

7-غرضیکہ اس نے سارے آسمان کو بلند کیا اور (اس کے استحکام و پائیداری کے لئے) ایسا ترازو وضع کر رکھا ہے (جو اس کے توازن کو بگڑنے نہیں دیتا اور اس کے حسن کو تباہ نہیں ہونے دیتا)۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾

8-(لہٰذا، یہ ہے میزان کا اٹل قانون جو کائنات پر بھی طاری ہے اور انسانوں کو بھی اس کے مطابق زندگی گزارنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ چنانچہ) میزان میں قطعیٔ طور پر حد سے باہر نہ نکلو (یعنی پُورا پُورا توازن قائم رکھو، یہاں تک کہ تول پُورا پُورا ہونا چاہیے تاکہ کسی کو نقصان نہ ہو)۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾

9-اور تول پورے انصاف کے ساتھ قائم کرو اور میزان یعنی ترازو میں (کسی کو) گھاٹا نہ ڈالو (یعنی توازن کو عدل و انصاف کے ساتھ قائم رکھو اور کسی کے حقوق و فرائض میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کرو)۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾

10-اور اس نے زمین کو مخلوقات کے لئے بنا دیا (اور ترازو اس لئے دیا تاکہ نوعِ انسان کو اپنے لین دین اور دیگر معاملات کے لئے توازن و انصاف کا پیمانہ میسر آ سکے اور وہ تصادم سے نکل کر امن و محبت میں داخل ہو سکے)۔

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾

11-چنانچہ زمین میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾

12-اور طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بُھوسا بھی ہوتا ہے (اور دانہ بھی) اور رنگارنگ کے خوشبودار پھل ہوتے ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾

13-(لہٰذا، اے نوعِ انسان) تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾

14-(اور اگر اس کی قدرتوں کا اندازہ کرنا ہو تو خود انسان کی تخلیق پر غور کرو) کیونکہ اس نے انسان کی تخلیق ایسی مٹی سے کی جو سوکھ کر بجنے لگتی ہے (یعنی بظاہر اس مٹی کے جوہر یا مادے میں کہیں زندگی نظر نہیں آتی مگر پھر وہ جیتے جاگتے انسانی پیکر کی شکل اختیار کر لیتا ہے)۔

وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾

15-اور جنوں کو ایسی آگ کے خالص شعلے سے تخلیق کیا جس میں دھواں نہیں ہوتا۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾

16- لہٰذا، تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾

17- (اور اس کی قدرتوں کا یہ عالم ہے کہ) دونوں مشرقوں کی نشو ونما بھی وہی کرنے والا ہے اور دونوں مغربوں کی نشو ونما بھی وہی کرنے والا ہے (یعنی زمین کے ایک نصف کرے میں جس وقت سورج طلوع ہوتا ہے اسی وقت دوسرے نصف کرے میں وہ غروب ہوتا ہے، اس طرح زمین کے دو مشرق اور دو مغرب ہیں۔ اور موسموں کا بدلنا اور ان کے مطابق سورج کا طلوع وغروب ہونا بھی ایک سے زیادہ مشرق اور مغرب ظاہر کرتا ہے اور یہ سارے کا سارا نظام یوں ہی نہیں بلکہ اسے نشو ونما دینے والا نشو ونما دے رہا ہے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾

18- لہٰذا، تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾

19- (اب ذرا فضا کی وسعتوں کے بعد زمین کی طرف دیکھو۔ اور اس پر بہنے والے دریاؤں اور سمندروں پر غور کرو کہ) اُسی نے دو سمندروں کو رواں کر دیا جو باہم مل جاتے ہیں (اور اکٹھے بہے چلے جاتے ہیں)۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾

20- لیکن ان دونوں کے درمیان ایک روک ہوتی ہے (جس کی وجہ سے) وہ اپنی اپنی حد سے تجاوز نہیں کرتے (یعنی ساتھ مل کر بہنے کے باوجود یہ الگ الگ رہتے ہیں)۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾

21- لہٰذا، تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

22- (اور) ان دونوں (دریاؤں یا سمندروں) سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾

23- لہٰذا، تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾

النصف

24-اور (اس کی قدرت کا عالم یہ ہے کہ) سمندروں میں پہاڑوں جیسی کشتیاں تیرتی چلی جاتی ہیں۔

ع 1 25 11

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾

25-لہٰذا، تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

کُلُّ مَنۡ عَلَیۡهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾

26-(یاد رکھو کہ یہ تمام نظم و نسق کسی ایسی کائنات سے متعلق نہیں ہے جو جامد ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو، بلکہ کائنات کی) ہر شے میں، (ہر آن) تغیر واقع ہوتا رہتا ہے۔

(نوٹ: لفظ فان کا مادہ (ف ن ی) الفناء۔ فنا کا لفظ بقا کی ضد ہے۔ بقا کے معنی ہیں کسی چیز کا اپنی اصلی حالت پر قائم رہنا۔ اس لحاظ سے فنا کے معنی ہیں: تغیر پذیر ہونا۔ چنانچہ اس آیت میں بھی اور اگلی آیت 27 میں بھی یہی مطلب لیا گیا ہے)۔

وَّیَبۡقٰی وَجۡهُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ﴿۲۷﴾

27-اور (کائنات میں جو کچھ ہے اس میں ہر آن تغیرات واقع ہوتے رہتے ہیں) لیکن تمہارے پروردگار کی ذات ایسی ہے (جو تغیر پذیر نہیں اور جیسی ہے ویسی ہی) باقی رہنے والی ہے۔ اس لئے اس کی لامحدود عظمت و بلندی کی شان (جلال) اور نوازشات کرنے والی شان (اکرام) (میں کبھی تغیر نہیں آتا۔ کیونکہ اللہ اور اس کی ہر صفت وقت سے ماورا ہے)۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

28-لہٰذا، تم اپنے رب کی کس کس صفت کو جھٹلاؤ گے؟

یَسۡـَٔلُهٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِیۡ شَاۡنٍ ﴿۲۹﴾

29-(اور اے نوعِ انسان، کیا تم نے اس پر بھی کبھی غور کیا کہ کیونکہ وہ اکرام ہے یعنی اس کی نوازنے کی صفت میں تغیر نہیں ہے اس لئے) جو کوئی آسمانوں میں ہے یا جو کوئی زمین میں ہے وہ اُسی سے مانگتا ہے۔ اور وہ ہر وقت شان میں ہی ہوتا ہے (یعنی اللہ کے نظام میں وقت کے مطابق معاملات، کام اور تقاضے بدلتے رہتے ہیں مگر اللہ کی نوازنے اور نشو و نما دینے والی صفات میں تغیر نہیں آتا اور وہ ہر ایک کے لئے نشو و نما کے راستے کُھلے رکھتی ہیں)۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾

30-اس لئے (اے نوعِ انسان! غور کرو) کہ تم اپنے رب کی کس کس صفت کو جھٹلاؤ گے (اور اپنی زندگی کو اللہ کے احکام و قوانین کے خلاف رکھ کر کس طرح اطمینان بھری نشو و نما حاصل کر سکو گے؟)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾

31-(بہر حال، اے جن وانساں! تمہاری سرکشیوں نے تم) دونوں پر (گناہوں کا) بوجھ لاد دیا ہے۔ مگر ہم بہت جلد تمہاری طرف (قرآن کی اس آگاہی کو مکمل کر کے) فارغ ہو جائیں گے (تاکہ جوابدہی کے وقت تم یہ دلیل نہ دے سکو کہ تمہارے سامنے ہدایت کے لئے کوئی مکمل آگاہی نہیں تھی)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾

32-لہٰذا، تم اپنے رب کی کس کس عنایت کو جھٹلاؤ گے؟

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

33-(لہٰذا، یاد رکھو کہ تمہارے پروردگار کے قوانین چاہے ہدایت کے لئے ہوں یا کائنات کے لئے، وہ ہر وقت اپنے نتائج پیدا کرنے کے لئے سرگرم و کارفرما رہتے ہیں۔ مثلاً، دیکھنا چاہتے ہو تو) اے جن وانسان! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے نکل سکو تو نکل جاؤ۔ لیکن تم ان سے نہیں نکل سکتے سوائے بہت زیادہ طاقت کے (اِلَّا بسُلطٰن)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

34-چنانچہ تم اپنے رب کے کون کون سے کمالات کو جھٹلاؤ گے۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾

35-(اور اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکلنے کی کوشش کرو گے) تو تم پر آگ کا ایسا شعلہ بھیج دیا جائے گا جس کے ساتھ دھواں نہیں ہوتا (شواظ)۔ اور ایسا دھواں (بھیج دیا جائے گا) جس میں شعلہ نہیں ہوتا (نحاس)۔ اور تم ان سے بچ نہ سکو گے۔ (یعنی زمین کی حدود سے نکلنے کے لئے اور آسمانوں کی حدود سے نکلنے کے لئے شعلے اور دھویں کی یہ ہیں وہ لازمی قوتیں جن کا تمہیں سامنا اگر کرنا ہے تو وہ صرف بہت بڑی قوت سے ہی ممکن ہوگا)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

36-لہٰذا، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

37-(بہر حال، تم آسمانوں اور زمین کی حدوں سے باہر نکلنے کی کوشش کرو یا ان حدوں کے اندر رہنے کی کوشش کرو، آخر

کار تمہیں اعمال کا حساب دینا ہی ہوگا)۔ لٰہذا، جب آسمان پھٹ جائے گا اور وہ سُرخ چمڑے کی طرح سرخ گلابی ہو جائے گا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

38- تو پھر تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾

39- اور اُس دن (اِس کی ضرورت ہی) نہیں ہوگی کہ کسی انسان اور جِن سے اس کے گناہوں کے بارے میں پوچھا جائے (کیونکہ ہر ایک کے اعمال اس کے سامنے ہوں گے، 17/14)۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾

40- (ان حقائق پر غور کرو اور بتاؤ کہ) پھر تم اپنے رب کی کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

(اُس دن حالت یہ ہوگی کہ) ہر مجرم اپنی پیشانی سے پہچانا جائے گا۔ اور پھر انہیں ان کی پیشانیوں اور پاؤں سے گرفت میں لے لیا جائے گا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾

42- (یہ ہے وہ حالت جس کا سامنا مجرموں کو کرنا پڑے گا۔ اب ذرا سوچو اور غور کرو) کہ پھر تم اپنے رب کی کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

وقف لازم

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- (اور پھر ان سے کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے۔

یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾

44- (اور) وہ اس جہنم اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گردش کرتے رہیں گے۔

ع 2 20 12

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾

45- (ان سے پوچھا جائے گا کہ) اب تم اپنے رب کی کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے؟

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

46- لیکن (ان مجرموں کے برعکس) جو کوئی بھی اپنے رب کے (سامنے جوابدہی) کے لیے کھڑا ہونے سے خوف زدہ

رہتا ہے تو اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾

47- لہٰذا (اے جن وانسان) تم اپنے رب کی کون کون سی عنایات کو جھٹلاؤ گے؟

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾

48- (یہ دونوں جنتیں یعنی یہ ابدی مسرتوں سے لبریز دونوں باغات) گھنی شاخوں سے آراستہ ہونگے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾

49- پھر تم اپنے رب کی کون کون سی عنایات کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾

50- (اور) ان دونوں جنتوں میں شفاف پانیوں کے چشمے بہہ رہے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾

51- لہٰذا، تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾

52- اوران دونوں (جنتوں) میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾

53- لہٰذا، تم اپنے رب کی کون کون سی عنایات کو جھٹلاؤ گے؟

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾

54- (ان جنتوں میں رہنے والے) اعلیٰ درجے کے فرشوں پر ایسے تکیے لگائے (بیٹھے ہوں گے) جن کے (ابرے تو ایک طرف) استر تک میں بھی دبیز ریشم لگا ہوگا۔ اور دونوں باغوں کے پھل ان کے نزدیک ہی ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾

55- پھر تم اپنے رب کی کون کون سے عنایات کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾

56- (جیسے جنتی مرد اپنے اپنے جنتی اعمال کی وجہ سے جنت میں جائیں گے، ایسے ہی جنتی عورتیں اپنے جنتی اعمال کی وجہ سے جنت میں جائیں گی)۔ اور جنتوں میں قٰصرٰت الطرف ہوں گی (یعنی ایسی حسین مخلوق ہوگی جس کے افراد کی

نگاہیں گستاخ و بے باک و بے حیا نہیں ہوں گی) اور انہیں ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہوگا۔

(نوٹ: یہ مخلوق جو باحیا نگاہوں والی ہوگی اور جنت میں انسان مردوں اور انسان عورتوں کو اور جن مردوں اور جن عورتوں کو میسر آئے گی اور اس مخلوق کو جنت سے پہلے کسی انسان یا جن نے چُھوا نہیں ہوگا، تو یہ نہیں معلوم کہ کیسی ہوگی اور اس کے انسانوں اور جنوں سے تعلق کی نوعیت کیا ہوگی۔ یہ سب انسانی عقل سے باہر ہے۔ البتہ بظاہر اس کے سراپے کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ قابل فہم ہے۔ اسی طرح یہ انسانی عقل سے باہر ہے کہ جب جنتی عورتوں اور جنتی مردوں پر جنت کی زندگی طاری ہوگی تو وہاں مردوں اور عورتوں کے حسن کے کمال کا درجہ کیا ہو جائے گا، عمر کی کیفیت کیا ہو جائے گی اور آپس میں تعلق کی نوعیت کیا ہو گی۔ اور وہاں کی خوشگواری کیسی ہوگی اور لذتوں کی نوعیت کیا ہوگی۔ اور وہاں عزت و وقار اور سرفرازی کا تاثر کیسا ہوگا کیونکہ آیت 13/35 میں جنت کو مِثال قرار دے دیا گیا ہے یعنی جنت کی مسرتیں، لذتیں اور راحتیں انسانی عقل میں نہیں آسکتیں اِس لئے اُنہیں دُنیا کی لذتوں اور مسرتوں کی مِثالوں سے سمجھایا گیا ہے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

57- لہٰذا، تم اپنے رب کی کن کن عنایات کو جھٹلاؤ گے؟

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝

58- (اور وہ باحیا نگاہوں والی مخلوق کے پیکر) یوں ہوں گے جیسے کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں (یعنی وہ مخلوق ہیروں اور موتیوں جیسی حسین ہوگی)۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

59- لہٰذا، تم اپنے رب کی کن کن عنایات کو جھٹلاؤ گے؟

هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝

60- (اور جنت کی یہ حسین زندگی پانے کے لئے اس دنیا کی زندگی کے معاملات پر غور کرو، اور یاد رکھو کہ) اگر کوئی تم پر احسان کرتا ہے یعنی اگر کوئی نازل کردہ احکامات کے مطابق تمہاری زندگی کے حسن و توازن کو بگڑنے سے بچانے کے لئے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مددگار رہتا ہے تو تم بھی صلے کے طور پر اس کی زندگی کے حسن و توازن کو قائم رکھنے کے لئے مددگار رہو یعنی احسان کا بدلہ سوائے احسان کے کچھ نہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

61- لہٰذا، (اس سلسلے میں غور کرو اور سوچو کہ) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝

62-اور (اے انسانو اور جنوں! یاد رکھو کہ یہ جو احسان کرنے والے ہوتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لئے) ان دو جنتوں کے علاوہ جنتیں اور بھی ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾

63-تو پھر تم اپنے رب کے کون کون سے احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾

64-(اور یہ جو دو مزید جنتیں ہیں یعنی ایسے باغات جو ابدی مسرتوں سے لبریز ہیں) تو وہ (اپنی شادابی میں) نہایت گہرے سبز رنگ کے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾

65-تو پھر تم اپنے رب کے کون کون سے احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾

66-ان دونوں (جنتوں) میں دو چشمے ہیں جو فواروں کی طرح ابل رہے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾

67-تو پھر تم اپنے رب کے کون کون سے احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾

68-اور ان دونوں میں تر و تازہ پھل، کھجوریں اور انار ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾

69-تو پھر تم اپنے رب کے کون کون سے احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾

70-اور ان جنتوں میں (رہنے والوں کو بھی، چاہے وہ انسانی مرد و عورتیں ہوں یا جِن مرد و عورتیں ہوں، انہیں بھی، زندگی کے) حسین و جمیل سراپے اور سیرت (کے پیکر رکھنے والی مخلوق میسر آئے گی)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾

71-تو پھر تم اپنے رب کے کون کون سے احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾

72-(وہ حسین وجمیل پیکر والی مخلوق) ایسی فہم وفراست کی مالک ہوگی جو کبھی فریب کاری کی طرف لے کر نہیں جاتی (حُور) اور وہ خیموں میں ہم نشین بن کر رہے گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾

73-تو پھر تم اپنے رب کے کون کون سے احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

74-اور (یہ زندگی کے حسین وجمیل پیکر والی مخلوق ایسی ہوگی کہ اس میں سے کسی کو بھی) ان (جنتیوں) سے پہلے کسی انسان یا کسی جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾

75-تو پھر تم اپنے رب کے کون کون سے احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾

76-(اور ان جنتوں میں رہنے والے) انتہائی نادر اور انتہائی حسین وجمیل مسندوں پر عزت ووقار سے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾

77-لہٰذا، (اے جن وانسان) تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع 3 33 13

78-یہ ہے تمہارے رب کی صفت جو حسن وثبات واستحکام بخشنے والی ہے۔ (یاد رکھو کہ) اُس کی لامحدود عظمت وبلندی کی شان اور نوازشات کرنے کی شان (میں کبھی کوئی تغیر نہیں آتا، 55/26-27)۔